امین راحت چغتائی

نظریاتی مملکت اور قومی تشخص

ادب کے پس منظر میں

کلمہ ، قرآن مجید میں ''نظرئیے'' کے مماثل اصطلاح ہے جو سورۂ ابراہیم (آیات ۲۴ تا ۲۷) ، سورۂ آل عمران (آیت ۶۴) اور سورۂ توبہ (آیت ۴۰) میں استعمال ہوئی ہے اور ''نظرئیے'' کے عصری مفہوم سے ہم آہنگ ہے ۔

لہٰذا جب مسلمان ''نظرئیے'' کی اصطلاح استعمال کرتا ہے تو وہ اللہ کی حاکمیت پر ایمان رکھنے کے باعث ''نظرئیے'' کو انسان کا بنایا ہوا نہیں سمجھتا اور نہ وہ ''نظرئیے'' کی اس تعریف سے متفق ہے جو اسے man-made کہتی ہے ۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم قوم کی تعریف پولیٹیکل سائنس کی مروجہ کتابوں کے بجائے قرآنی نقطہ نظر سے کرتے ہیں ، اس لئے کہ مسلمان کی قومیت کسی مخصوص خطۂ ارض کے بجائے ''نظرئیے'' سے مشروط ہے اور اسی لیے نظریاتی مملکت میں بسنے والا مسلمان جغرافیائی حدود ، وطنیت کے تصور اور قومی و نسلی برتری کے جاہلی تصور اور عصری میلان کو قبول نہیں کرتا ۔ مثال کے طور پر غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اکرم ص کی دعا نظرئیے کی حفاظت کے لیے تھی ، مدینے کے دفاع کے لیے نہیں ۔

پاکستان سر زمین ہجرت ہے ۔ اس کا احترام وطنیت کے حوالے سے نہیں بلکہ نظریاتی مملکت کے اعتبار سے لازم آتا ہے اور پاکستانی ادیب کا قومی تشخص نظریاتی مملکت کے تقاضوں سے عبارت ہے جو حسب ذیل ہیں :

۱- توحید

۲- دو قومی نظریہ

۳- ہجرت ، فتح و نصرت کی بشارت

۴- بدوی عصبیت

اور یہ وہ پہلو ہیں جو آج تک ہمارے اعلیٰ اردو ادب کا موضوع نہیں بن سکے۔ شاید اس لیے کہ ہمارا ادیب قرآن مجید کو محض مذہبی کتاب سمجھتا ہے۔ ملٹن، بائیبل کے حوالے سے بات کرے تو وہ اعلیٰ ادب بن جاتا ہے۔ پاکستانی ادیب قران حکیم کے حوالے سے تخلیقی عمل کا مظاہرہ کرے تو وہ کمتر درجے کا ادب قرار پاتا ہے۔ ادبی رویے کا یہی تضاد اب تک نظریاتی مملکت کے قاری اور ادیب کے درمیان صحیح رابطہ پیدا نہیں کر سکا۔

اسی طرح ہمارے ہاں علاقائی تہذیبوں کو بھی ایک مخصوص فکری رویے سے جانچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان تہذیبوں میں غیر اسلامی تہذیبوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ یہ تہذیبیں، ان علاقوں کی تاریخ کا جزو تو ہیں لیکن موجودہ اسلامی معاشرے پر (جو زیر تشکیل ہے) ان کی چھاپ نظریاتی مملکت کے مقاصد کو پس پشت ڈال دے گی۔ اس لیے کہ ان علاقوں کی غالب اکثریت مسلمان ہے۔ خود مکہ میں جب اسلام کا پرچم کھلا تو لات و عزیٰ کی تہذیبیں، اسلام کی علاقائی تہذیبوں میں شمار نہیں ہوئیں اور آں حضورص نے فتح مکہ کے بعد مکہ میں قیام نہیں کیا حالانکہ آں کا وطن تو یہی تھا۔ لیکن ان کا تشخص سرزمین ہجرت سے قائم ہوا تھا اور اسی سرزمین پر وہ ایک نظریاتی مملکت کے بانی تھے۔